REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۰

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۵ وفا ۱۳۳۶ ہش | ۲۵ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۷۴

75

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کچھ سانس رکنے کی تکلیف ہے۔ اور کبھی کبھی گلے میں خفیف سا پھندا پڑتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اچھی ہے الحمد للہ

— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو کل درد اور ضعف اور گھبراہٹ کی تکلیف کچھ زیادہ رہی۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں ؛

بھارت پاکستان سے دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے

بھارتی پارلیمان میں پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۲۴ جولائی — بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل بھارتی پارلیمان کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ بھارت پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھنے کا خواہاں ہے۔ کیونکہ دونوں ملک ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں۔ پنڈت نہرو نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ گزشتہ سالوں سے دونوں ملکوں میں اس قدر کشیدگی رہی ہے۔ کہ کئی مرحلوں پر ٹکراؤ ہوتے ہوتے بچا ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ یہ مسئلہ اب دونوں ملکوں میں اعصابی جنگ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ مسٹر نہرو نے بعض ملکوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پورے واقعات کا جائزہ لئے بغیر کشمیر کے مسئلہ میں ایک خاص نقطۂ نگاہ کو قبول کر لیا ہے ؛

مسٹر سہروردی نے کینیڈا جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا

نیویارک ۲۴ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے اپنا کینیڈا کا چار روزہ دورہ منسوخ کر دیا ہے اور اب وہ اردن کے دارالحکومت عمان جانے کے لئے ہفتہ کے دن نیویارک سے روانہ ہوں گے۔ کل اس امر کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ شاہ حسین نے اپنی اردن کے دورہ کی جو دعوت دی ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ ان کے کینیڈا جانے سے خود شاہ حسین کے سابقہ منصوبہ میں خلل پڑنے کا امکان ہے۔ یاد رہے کہ عرب سربراہوں اور یورپی عمائدین سے ملاقاتوں کے سلسلہ میں عنقریب شاہ حسین خود یورپ کے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مسٹر سہروردی کی حمایت

مری ۲۴ جولائی۔ جموں و کشمیر عوامی لیگ کی تنظیم نے کل اپنے ایک اجلاس میں مسٹر سہروردی کی ان مساعی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ جو وہ کشمیر کے سلسلہ میں عالمی رائے عامہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔ تنظیم نے ایک قرارداد میں مسٹر سہروردی کی اس پالیسی کی توثیق کی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کے دوست ملکوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

شاہ سعود حبشہ پہنچ گئے

عدیس آبابا ۲۴ جولائی۔ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سعود حبشہ کے سرکاری دورہ پر کل یہاں پہنچ گئے ہوائی اڈہ پر حبشہ کے شہنشاہ ہیل سلاسی اور حکومت کے دوسرے اعلیٰ افسران نے ان کا پرجوش استقبال کیا ؛

مصری اقدام کا خیر مقدم

لندن ۲۴ جولائی۔ مصر نے نہر سویز کے جھگڑے میں عالمی عدالت کے لازمی دائرہ اختیار کو تسلیم کرتے ہوئے کل اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر میں جو دستاویز جمع کروائی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے اس کا خیر مقدم کیا ہے برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل کہا ہے کہ مصر نے نہر سویز کے تنازعات کے سلسلہ میں عالمی عدالت کے فیصلوں کو تسلیم کرنے پر آمادگی کا اظہار کر کے ایک صحیح قدم اٹھایا ہے۔

سیٹو کے جنرل سکرٹری کی صدر امریکہ سے ملاقات

واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ سیٹو کے نامزد جنرل سکرٹری تھائی لینڈ کے مسٹر سارسین نے کل صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور سے ملاقات کی۔ صدر امریکہ نے کہا کہ سیٹو کا اتحاد روز بروز مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اس علاقہ میں جمہوری قوتوں کے فروغ اور کمیونسٹوں کی روک تھام میں کافی مدد مل رہی ہے مسٹر تھارسین اپنے اس منصب کے سنبھالنے سے پہلے امریکہ میں تھائی لینڈ کے سفیر تھے ؛

مشرقی پاکستان میں شکر سازی کا کارخانہ

نیوزی لینڈ ۳ لاکھ پونڈ دیگا

کراچی ۲۴ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں شکر سازی کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے نیوزی لینڈ نے ۳ لاکھ پونڈ کی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ کارخانہ ضلع میمن سنگھ میں دیوان گنج کے مقام پر پاکستان صنعتی ترقیاتی کونسل کے زیر اہتمام قائم کیا جا رہا ہے۔

پاکستان ایئر فورس کے سابق کمانڈر انچیف لنڈن روانہ ہو گئے

کراچی ۲۴ جولائی۔ ایئر وائس مارشل اے۔ ڈبلیو۔ بی میکڈانلڈ جو کل تک پاکستان ایئر فورس کے کمانڈر انچیف تھے۔ اور کل ہی جنہوں نے ایئر وائس مارشل اصغر خان کو اس عہدہ کا چارج دیا ہے۔ آج رات ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے لنڈن روانہ ہو گئے آپ کے ساتھ آپ کی بیگم صاحبہ بھی ہیں۔ رات ہوائی اڈہ پر ایئر وائس مارشل اصغر خان اور دوسرے افسران نے انہیں الوداع کہا۔

افریقی ملکوں کی کانفرنس کا التوا

اکرہ ۲۴ جولائی۔ گھانا (گولڈ کوسٹ) کے وزیر اعظم مسٹر نکروما نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ اکتوبر میں افریقی ملکوں کی جو کانفرنس وہ بلا رہے ہیں۔ اسے اگلے سال کے شروع تک ملتوی کرنا ہوگا۔ کیونکہ ابھی ابتدائی کارروائیوں کے لئے وقت درکار ہے ؛

— کراچی ۲۴ جولائی۔ بیگم سکندر مرزا آج ہوائی جہاز پر کراچی سے لنڈن روانہ ہو گئیں ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۵۶ء

منطق

ایک موقر روزنامہ نے اپنے مزاحیہ کالم میں لکھا ہے:-

"ہم نے ارباب ربوہ کو اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کے سوشل بائیکاٹ سے اجتناب کا مشورہ کیا دیا ہے بھڑوں کے چھتہ کو چھیڑ بیٹھے ہیں ہر روز چھ سات مراسلات چلے آرہے ہیں کہ آپ اسے بائیکاٹ کہتے ہیں یہ تو باپ کی طرف سے بیٹوں کی گوشمالی کی جا رہی ہے لطف یہ ہے کہ ہر خط میں ایک پیرا اس مضمون کا ضرور ہوتا ہے کہ آپ نے یہ فضول بحث کیا چھیڑ رکھی ہے؟ اپنے قیمتی کالموں سے کوئی مفید کام لیجئے۔ مگر آخری فقرہ ایسے ہر خط میں کم و بیش اس قسم کا ہوتا ہے:۔ امید ہے کہ آپ صحافتی دیانتداری سے کام لیتے ہوئے میرا یہ خط ضرور چھاپ دیں گے۔ گویا ان کا خط چھاپ دیا جائے تو صحافتی دیانتداری کا تقاضا پورا ہوگا لیکن اگر اس کے جواب میں کوئی خط چھاپ دیا جائے تو فضول بحث طول پکڑے گی۔ اور اخبار کے قیمتی کالم ضائع ہوں گے۔

کیا ربوہ کے کسی پرانے مدرسہ یا ماڈرن کالج میں منطق نہیں پڑھائی جاتی؟

بہرحال ایک ہفتہ یعنی ۲۷ جولائی کے بعد اس سلسلہ میں کوئی خط شائع نہیں کیا جائے گا"

منطق کا سوال واقعی قابل غور ہے اگر کسی ایک مراسلہ میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو مراسلہ نگار واقعی منطق سے عاری ہے کیونکہ اگر کوئی کسی معاملہ میں بحث اٹھاتا ہے تو اسے دونوں طرف کے دلائل بھی سننے چاہئیں۔ اس لئے اگر وہ اپنا مراسلہ چھپوانا چاہتا ہے اور اس کی تردید میں کوئی مراسلہ نہ چھاپنے کی درخواست کرتا ہے تو یہ درست نہیں اس لحاظ سے روزنامہ مذکور حق بجانب ہے اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ منطق کا سوال ذرا نازک سا ہے مثلاً ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ زیر بحث مسئلہ پر لکھتے ہوئے اکثر اخبارات یہ بھی لکھدیتے ہیں کہ یہ معاملہ جماعت احمدیہ کا اندرونی سوال ہے ہمیں اس سے غرض نہیں مگر...... اس کے بعد جماعت اور امام جماعت کے خلاف تلخ ترین الزامات لگانے سے بھی پرہیز نہیں کی جاتی اگر واقعی یہ جماعت کا اندرونی معاملہ ہے جیساکہ کہا جاتا ہے تو لازم ہے کہ اس کے بعد قلم رکھدیا جاتا منطق اگر کوئی چیز ہے۔ تو اس کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے

یہاں ہم ایک بات اور بھی عرض کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک اخبار نے بہن سے بہن کا بائیکاٹ جیسی خطرناک سرخی لگا کر سوشل بائیکاٹ کا الزام لگایا ہے۔ بات صرف یہ تھی کہ ایک بہن نے جو پاکستان میں رہتی ہے اپنی دوسری بہن سے جو افریقہ میں ہے رشتہ توڑنے کا اظہار اس بناء پر کیا تھا کہ آخر الذکر نے نظام جماعت کو توڑا ہے۔ اس کو بھی سوشل بائیکاٹ کا نام دیا گیا یعنی پاکستان میں رہنے والی بہن نے افریقہ میں رہنے والی بہن کا "حقہ پانی" بند کر دیا۔

باقی رہی رشتہ کی بات تو کیا بہنیں ذرا ذرا سی بات پر آپس میں قطع تعلق نہیں کرتیں۔ گھر گھر میں مہذب سے مہذب گھرانوں میں روز ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ باپ یا ماں اپنے کسی بیٹے سے ناراض ہوئی تو اس سے قطع تعلق کر لیا گیا۔ اس میں کئی مصالح پیش نظر ہوتے ہیں۔ اعلیٰ کے لئے ادنیٰ کو قربان کرنا ہر سوسائٹی ہر قانون میں نہ صرف جائز ہے بلکہ لازم قرار دیا گیا ہے۔ بہن بے شک ایک مقدس رشتہ ہے۔ لیکن جماعتی نظام کا رشتہ اس سے کہیں مقدس تر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کے کردار کو اسوہ حسنہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ جب ہم کوئی مثال پیش کرتے ہیں اور اس مثال سے کسی فعل و عمل کا جواز ثابت کرتے ہیں تو اشتعال انگیزی کے لئے شور مچا دیا جاتا ہے "اجی توہین کر دی" معلوم نہیں اس میں کیا منطق ہے کہ اگر کوئی کہے کہ "تم نے نماز اس طرح کیوں پڑھی ہے یہ تو غلط ہے" اور ہم اپنے طریق کے جواز میں احادیث سے ثابت کر دیں کہ "ہم نے اسی طرح نماز پڑھی ہے جس طرح رسول اکرم پڑھا کرتے تھے"۔ تو شور مچا دیا جائے دیکھنا یہ اپنے آپ کو رسول اکرمؐ کے برابر سمجھتا ہے۔ خیر۔

حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک لڑکا جب مسلمان ہوا۔ تو اس نے فخر سے آپ سے بیان کیا کہ جنگ میں آپ کئی بار میری زد میں آئے مگر میں نے آپ کو باپ سمجھ کر ہر بار چھوڑ دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ عزیز من اگر تم اس طرح میری زد میں آتے تو میں تمہیں ہرگز نہ چھوڑتا۔ خواہ تم میرے بیٹے ہی ہو یہ ایک مثال ہے ادنیٰ کو اعلےٰ پر قربان کرنے کی۔

بات یہ ہے کہ اگر واقعی منطق کا سوال ہو تو کوئی شخص جماعت احمدیہ کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دے جس طرح ہم کسی جماعت، فرم یا ایسوسی ایشن کے اندرونی معاملات میں کبھی اس طرح کا دخل نہیں دیتے اگر دوسری انجمنوں ایسوسی ایشنوں وغیرہ کو اپنے ماحول میں پاکیزگی اور صفائی رکھنے کی ضرورت ہے تو جماعت احمدیہ کو کیوں نہیں؟

ایک بات اور غور کرنے کی ہے جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے اسی طرح جس طرح جماعت اہل حدیث ایک جماعت ہے یا جماعت اسلامی ایک جماعت ہے یا شیعہ ایک جماعت ہے یا بریلوی ایک جماعت ہے وغیرہ وغیرہ ظاہر ہے کہ یہ مختلف جماعتیں عقیدہ کے باہمی اختلافات کی بناء پر بنی ہیں۔ اور یہ بھی مسلّم امر ہے کہ ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور تمام دوسری جماعتوں کو کافر سمجھتی ہے۔ جماعت احمدیہ اور ان میں اس لحاظ سے بھی یہ فرق ہے کہ باقی جماعتیں اپنے سوا تمام باقیوں کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیتی ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ تمام ایسی جماعتوں کو امت محمدیہ میں تسلیم کرتی ہے۔ جو اس میں ہونے کا اقرار اور کلمہ طیبہ پر ایمان رکھے کسی کو مرتد اور واجب القتل قرار نہیں دیتی۔

اب کیا اس بات میں کوئی منطق ہے؟ کہ چونکہ جماعت احمدیہ جماعتی نظام کے توڑنے والوں کو الگ کرتی ہے اسلئے جماعت احمدیہ کو امت محمدیہ سے الگ کر دیا جائے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے سوا باقی تمام جماعتیں تو اپنے سوا کسی دوسری جماعت کو امت محمدیہ میں تسلیم ہی نہیں کرتیں، ایسی صورت میں وہ سب مل کر کس طرح امت محمدیہ کہلا سکتی ہیں۔ آخر ان سب کو جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑا کرنے کے لئے کوئی وجہ اتحاد تو ہونی چاہیئے۔ یہ وجہ محض تخیل کی بناء پر نہیں ہونی چاہیئے اس کی کوئی ٹھوس حقیقت ہونی چاہیئے اگر محض عداوت کو وجہ اشتراک بنایا جائے تو اس منطق کا تقاضا یہ ہے کہ بسم اللہ شیعہ۔ سنی سے ہونی چاہیئے۔ پھر بریلویوں اور اہل حدیث دیوبندی کو لیا جائے وغیرہ۔ لیکن حقیقی منطق کی رو سے یہ بات ہے ہی سراسر غلط۔ جماعت اہل حدیث کا حق ہے کہ وہ اپنے کسی رکن کو جو جماعتی نظام کو توڑے جماعتی سزا دے۔ لیکن جماعت اسلامی کا حق نہیں ہے کہ وہ اہل حدیث کو امت محمدیہ سے خارج کرے اور نہ جماعت اہل حدیث کی مخالف جماعتوں کا مل کر یہ حق ہے کہ کسی جماعت کو امت محمدیہ سے خارج کریں۔ اور اس کو کوئی سزا دیں۔ ایک حق جو فرداً فرداً کسی جماعت کو نہیں مجموعی طور پر بھی نہیں ہوتا۔ جب ہر برتن خالی ہو تو سب کو اکٹھا رکھ دینے سے سب برتن شہد سے پُر نہیں ہو جائینگے

یہی وجہ ہے کہ دستور پاکستان میں ایسی دفعات رکھی گئی ہیں کہ کسی مذہبی فریق پر کسی دوسرے فریق کے عقائد نہیں ٹھونسے جائیں گے۔ حکومت نے یہ قانون اسی لئے بنایا ہے کہ حکومت کو عقائدی اختلافات سے بالا ہونا چاہیئے۔

افسوس ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات ابھی تک حکومت کی اس منطق کو نہیں سمجھ سکے اور روز خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ شیعہ سنی الجھ پڑے

(باقی صہ پر)

خطبہ جمعہ

مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر حالت میں میانہ روی سے کام لے

افراط اور تفریط دونوں انسان کیلئے مضر ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسان کی پیدائش خدا تعالےٰ نے ایسی بنائی ہے۔ کہ

افراط اور تفریط

دونوں ہی اس کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ ظاہری موسم کی افراط اور تفریط بھی اسے نقصان پہنچاتی ہے زیادہ گرمی ہو۔ تو وہ بھی صحت کو خراب کر دیتی ہے۔ اور زیادہ سردی ہو۔ تو وہ بھی صحت کو خراب کر دیتی ہے۔ یہی کیفیت اخلاقی اور روحانی امور کی بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ مالی معاملات کے متعلق ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ اگر تم اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ رکھو یعنے بخل سے کام لو۔ تو یہ بھی برا ہے۔ اور اگر تم اسے بالکل کھول دو۔ یعنے حد سے زیادہ خرچ کرنا شروع کر دو۔ تو یہ بھی برا ہے۔ (بنی اسرائیل ع ۳)

اصل طریق یہی ہے

کہ تم میانہ روی سے کام لو۔ اور صحیح رنگ میں اپنا مال خرچ کرو۔ جس میں نہ تو بخل پایا جائے۔ اور نہ ہی اسراف کا پہلو پایا جائے۔ اسی طرح صدقہ و خیرات جو بظاہر ایک نہایت اعلےٰ درجہ کی نیکی ہے۔ اس میں بھی اسلام نے اس ہدایت کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک صحابی فوت ہونے لگے۔ تو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بلایا۔ اور عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں اپنا سارا مال صدقہ دے دوں آپ نے فرمایا یہ خدا تعالےٰ کو پسند نہیں کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے بیوی بچے دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز کرتے پھرینگے انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں

دو تہائی کی وصیت

کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر مجھے نصف مال صدقہ کرنے کی اجازت دی جائے آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں کتنے حصہ کی وصیت کروں آپ نے فرمایا تم ایک تہائی کی وصیت کرو۔ اور دو تہائی اپنے رشتہ داروں کے لئے رہنے دو۔ غرض صدقہ و خیرات جو ایک

بہت بڑی نیکی ہے

اس میں بھی اسلام نے میانہ روی سے کام لینے کی ہدایت فرمائی ہے اور اپنا سارا مال خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ہبہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ ہبہ کی تکلیف خود اسے بھی پہنچتی ہے مثلاً ایک شخص جس کی سالانہ آمد ایک لاکھ روپیہ ہے۔ وہ اگر اس آمد کو ہبہ کرنا چاہے۔ تو کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ وہ ہبہ سے پہلے اگر آٹھ ہزار یا چار ہزار یا تین ہزار روپیہ ماہوار پر گزارہ کر رہا تھا۔ تو ہبہ کے ذریعہ اس نے اپنے آپ کو بھی اس آمد سے محروم کر لیا۔ پس

ہبہ ایک علیحدہ چیز ہے

اور اسلام نے اسے جائز رکھا ہے۔ کیونکہ ہبہ میں انسان اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کو ہی اپنی جائداد سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر لیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو۔ تو شریعت اس کے جذبہ قربانی میں روک نہیں بنتی۔ لیکن اگر وہ اپنی زندگی میں تو ایک لاکھ روپیہ سالانہ آمد اپنے نفس پر خرچ کرتا رہتا ہے۔ اور مرتے وقت چاہتا ہے کہ اپنا سارا مال

خدا کی راہ میں

دے دے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ خود تو سارے روپیہ سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ لیکن جب مرنے لگا تو اس نے چاہا۔ کہ اب اس کے بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار جس طرح چاہیں گزارہ کریں۔ اور ان کے لئے کوئی روپیہ باقی نہ رہے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ مرنے والا صرف

ایک تہائی مال کی وصیت

کرے۔ یعنے اگر کسی کی ایک لاکھ روپیہ آمد ہو۔ تو وہ اس کے ⅓ حصہ یعنے ۳۳ ہزار کی وصیت کر سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی زندگی میں اسے ہبہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اس لئے کہ اس نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے کے لئے تیار ہے۔ اور جو شخص خود اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے کے لئے تیار ہو۔ اس کا حق ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اسی قسم کے حالات میں سے گزرنے دے۔

غرض

میانہ روی

ہر حالت میں ایک ضروری چیز ہے۔ جسمانیات میں بھی یہی بات چلتی ہے۔ اور اخلاق میں بھی یہی بات چلتی ہے اور روحانیات میں بھی یہی بات چلتی ہے۔

بہرحال ایک مومن کے لئے ہر حالت میں اقتصاد کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر اسے مال ملے۔ تب بھی اسے اپنا مال نہ تو حد سے زیادہ لٹانا چاہیئے۔ اور نہ بخل سے کام لینا چاہیئے۔ اسی طرح نہ حد سے زیادہ نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ اور نہ نمازوں کو بالکل چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایک دفعہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

گھر میں آئے۔ تو آپ نے دیکھا کہ ایک رسی لٹک رہی ہے۔ آپ نے حضرت زینبؓ سے جو آپ کی بیوی تھیں۔ اور بڑی عابدہ زاہدہ تھیں دریافت فرمایا۔ کہ یہ رسی کیسی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے نماز پڑھتے پڑھتے اونگھ آنے لگتی ہے۔ تو میں اس رسی سے سہارا لے لیتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اسے اتار دو۔ یہ کوئی عبادت نہیں۔ عبادت اسی حد تک کرنی چاہیئے۔ جب تک کہ دل میں بشاشت قائم رہے۔ جب اونگھ آنے لگ جائے۔ تو سمجھ لو۔ کہ اب خدائی فیصلہ یہی ہے۔ کہ اس وقت عبادت کو چھوڑ دیا جائے

پس پردے اتار دو اور آئندہ اسی وقت تک نماز پڑھا کرو۔ جب تک تمہارا جسم اسے برداشت کر سکے۔ اسی طرح دیکھ لو

روزہ کتنی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے

مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید کے دن روزہ رکھنے والا شیطان ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خاص طور پر مقرر کرکے روزہ نہ رکھا کرو۔ گویا نماز میں بھی شرط رکھدی روزہ میں بھی شرط رکھ دی۔ ذکر الہٰی میں بھی شرط رکھدی اور ہدایت دے دی کہ ہر کام میں میانہ روی ملحوظ رکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

کی ایک ہمشیرہ تھیں۔ جو بڑی کثرت سے ذکرِ الہٰی کرنے والی تھیں ایک دن وہ اپنی بہن سے ملنے گئے تو وہ کہنے لگیں بھائی! اچھا ہوگیا کہ آپ آگئے۔ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی تھی۔ انہوں نے کہا کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگیں۔ میں جب نماز پڑھتی ہوں تو مجھے نماز میں اتنا مزہ نہیں آتا۔ جتنا ذکر الہٰی میں آتا ہے۔ وہ کہنے لگے بہن یہ دوزخ کی طرف پہلا قدم ہے۔ اگر تم نے جلدی اپنی اصلاح نہ کی تو شیطان کا دوسرا قدم یہ ہوگا کہ وہ تمہیں ورغلا کر کہے گا۔ کہ نوافل میں فرائض سے بھی زیادہ مزا ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ تمہاری فرض نماز بھی چھوٹ جائے گی۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کو لاحول پڑھنے کی تاکید کی تاکہ شیطانی وساوس دور ہوں۔ ایک دن ان کی بہن آکر کہنے لگیں۔ کہ بھائی تمہاری بات بالکل ٹھیک نکلی۔ میں نے وظیفہ کرنا شروع کیا۔ تو ایک دن میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ شیطان بندر کی شکل میں میرے سامنے بیٹھا ہے۔ اور مجھے کہہ رہا ہے کہ میرا پہلا قدم یہ تھا کہ میں ذکر الہٰی میں مشغول رکھ کر تجھے نمازوں میں سست کردوں اور دوسرا قدم یہ تھا کہ تم سے فرض نماز بھی چھڑا دوں۔ مگر تمہارا بھائی چالاک نکلا اور اس نے تمہیں بچا لیا۔ اسی چیز کی زیادتی بھی انسان کے لئے مفید نہیں ہوتی نہ ذکر الہٰی کی زیادتی مفید ہوتی ہے نہ نمازوں کی زیادتی مفید ہوتی ہے۔ نہ روزوں کی زیادتی مفید ہوتی ہے۔ اور نہ صدقہ وخیرات کی زیادتی مفید ہوتی ہے۔ اگر انسان ان امور میں حد سے زیادہ نکل جائے تو یہی زیادتی اس کے لئے مضر ہو جاتی ہے۔ پس ان سب باتوں سے انسان کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع بھجوایا ہے۔ اور وہ بھی سب اراکین سے وصول کرکے نہیں بھجوایا۔ وقت تھوڑا ہے۔ اور انتظامات کے لئے پیشگی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے عہدہ داران سے امید کی جاتی ہے کہ وہ تمام اراکین سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کرکے اب جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ایک افترا کا جواب

از محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ ڈویژن

کل مردان میں بینک روڈ پر چوہدری بشیر احمد صاحب احمدی کی دوکان پر خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب نے ذکر کیا کہ میاں محمد زمان خانصاحب غیر مبائع نے ایک خط میں اخبار پیغام صلح لاہور کے ممبروں کے ان مفتریات اور اشاعت فواحش کا ذکر کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اپنی صفائی میں حلفیہ شہادت پیش کریں اور ساتھ ہی دبی زبان سے ذکر کیا کہ میاں محمد زمان خانصاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ قاضی محمد یوسف احمدی (یعنی یہ خاکسار) اور عبدالرحیم جان نیازی خلف حضرت مولانا غلام حسن خاں رضؓ نے بھی میرے سامنے ان مفتریات کی (نعوذ باللہ) تائید کی تھی۔ میں نے کہا کہ میاں محمد زمان خانصاحب نے میری نسبت جو کچھ کہا ہے وہ سراسر بہتان اور جھوٹ ہے ولعنت اللہ علی الکاذبین۔ خانبہادر نے کہا کہ چالیس سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کہ چالیس سال تھوڑے ہیں خواہ اس سے بھی زیادہ ہوں مجھے اپنے حالات اور واقعات اچھی طرح یاد ہیں اور مجھ پر یہ الزام سراسر جھوٹ ہے

میں خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا نبی اور مامور جانتا ہوں۔ حضور کو جو وحی اور اشارات اپنی اولاد کے حق میں ہوئیں یا جو دعائیں آپ نے اپنی اولاد کے حق میں کی ہیں سب صحیح اور سچی ہیں اور یقیناً وہ دعائیں مستجاب ہیں۔

بے شک خواجہ کمال الدین صاحب اور دوسرے سربرآوردہ غیر مبائعین کہتے تھے کہ حضرت مرزا محمود احمد سازش کے رنگ میں خلیفہ بننا چاہتے ہیں۔ مگر مجھے بعد ازاں یقین ہو گیا کہ یہ لوگ صرف بغض اور حسد سے ایسا کہتے تھے۔

پس اگر محمد زمان خاں صاحب یا غلام محمد ذاکر صاحب یا کوئی اور گند اچھالنے والا مطالبہ حلفیہ کریں اور اسے بھی پورا کر دیا جائے تو پھر بھی یہ لوگ خاموش نہ ہونگے چنانچہ پیغام صلح لاہور کے جواب میں اخبار الفضل نے حلفیہ تردید شائع کر دی ہے مگر مجال ہے کہ یہ حضرات پھر بھی اپنے ناپاک اعتراضات نہ دہرائیں۔ ما وجدنا اکثرھم من عھد

میں خدا تعالےٰ کو گواہ کرتا ہوں کہ میاں محمد زمان صاحب نے میرے متعلق جو روایت بیان کی ہے یا دلاور خاں صاحب کو لکھی ہے۔ وہ سراسر کذب وبہتان ہے۔ مجھے ساری عمر کبھی بھی حضرت احمدؑ کی اولاد پر بدگمانی نہیں ہوئی۔ ایسے موقعہ پر خاموشی گناہ عظیم ہے اس لئے یہ چند سطور لکھی گئیں۔ ورنہ وہ قابل توجہ نہیں تھیں۔

قاضی محمد یوسف احمدی

امیر جماعت احمدیہ پشاور و ڈیرہ ڈویژن

ہوتی ضلع مردان

(۱۴ر جولائی ۱۹۵۷ء)

ہر احمدی صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسرے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

احباب کی اطلاع کے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶۔ ۷ اور ۸ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرلیں۔

فقط والسلام (خاکسار مرزا بشیر احمد
ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ)

جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ کی توجہ کیلئے

الفضل مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۵۷ء میں چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کو پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ منظور کیا گیا تھا۔ اس اعلان کو منسوخ سمجھا جائے۔ مکرم امیر صاحب حیدر آباد ڈویژن اس جماعت کے پریذیڈنٹ کا انتخاب کروا کر فوری رپورٹ ارسال فرمادیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب واقف زندگی قادیان)

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تاروں سے قادیان میں یہ افسوسناک خبر پہنچی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور بلند پایہ صحابی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صاحبزادگان کے اتالیق حکیم، صوفی، درویش، صاحب الہام و کشوف حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی فمنھم من قضیٰ نحبہ کے مصداق بن کر مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت بھائی جی سکھ قوم سے اسلام و احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ کا سابق نام جگت سنگھ، آبائی وطن سرسنگھ ضلع امرتسر اور آپ کا تعلق زمینداروں کے ڈھلوں خاندان سے تھا۔ ابتدائی تعلیم قریبی مدرسہ میں حاصل کی اور عنفوان شباب میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کی شادی بھی ہو گئی۔ فوج میں آپ کو سردار فضل حق صاحب مرحوم کے ذریعہ پیغام اسلام پہنچا۔ چنانچہ آپ دل سے اسلام کی طرف مائل ہو گئے اور اسی روز سے اوامر اسلام پر عامل اور نواہی سے پرہیز فرمانے لگے۔ اس وجہ سے آپ کو اذیت بھی پہنچائی گئی۔ بالآخر آپ نے فوج کی نوکری چھوڑ دی۔ اور ۱۸۹۴ء میں قادیان تشریف لے آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے سپرد تعلیم و تربیت کے لئے فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی شاگردی میں آپ نے قرآن مجید، احادیث اور طب پڑھی۔ آپ ۳۱۳ صحابہؓ میں سے تھے۔ ازاں بعد آپ کو بورڈنگ میں ٹیوٹر اور پھر مدرس بھی مقرر کیا گیا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صاحبزادگان کا استاد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پھر آپ عرصہ تک حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خانصاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے بچگان کے اتالیق بھی رہے۔

اور ۱۹۴۷ء سے قبل ہی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔

فسادات کے بعد مئی ۱۹۴۸ء میں آپ قادیان تشریف لائے اور یہاں پر بطور ناظر تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب کی رخصت یا غیر موجودگی میں قائمقام ناظر اعلیٰ امیر مقامی بھی آپ ہی ہوتے۔

۱۰ مئی ۱۹۵۱ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس کے بعد جولائی ۱۹۵۲ء تک آپ قادیان ہی رہے۔ اس عرصہ میں خوش قسمت درویشاں کو آپ کی تیمارداری اور خدمت کا موقعہ ملا۔ جولائی ۱۹۵۲ء سے تا وقت وفات آپ ربوہ میں مقیم رہے اور ۹ جولائی ۱۹۵۷ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت بھائی جی کی دو شادیاں ہوئیں۔ ایک قبولیت اسلام سے قبل اور ایک بعد۔ پہلی شادی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری اہلیہ کے بطن سے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ لڑکے کا نام میجر ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ہے جو سرکاری ملازم ہیں۔ تمام لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور مکرم مولوی فضل الدین صاحب وکیل آپ کے دامادوں میں سے ہیں۔

حضرت بھائی جی ہر قسم کی تحریکات سلسلہ میں پورا حصہ لیتے تھے اور آپ چندہ جات باقاعدہ اور بالشرح ادا فرماتے تھے آپ کی وصیت ۱/۳ کی تھی۔

آپ صاحب رؤیا و کشوف و الہام تھے اور مستجاب الدعوات تھے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ ادھر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملی اور ادھر وہ بات پوری ہو گئی۔ یا ادھر آپ نے دعا فرمائی اور ادھر اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لی۔ آپ عبادت نہایت خشوع و خضوع و حضور قلب سے فرماتے۔ اور ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ بیمار ہونے سے قبل نماز باجماعت ادا کرنے کی پوری سعی فرماتے۔ حاجتمندوں کی حاجت روائی اور غربا و مساکین کی امداد بوقت ضرورت فرماتے رہتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے حساب دیا اور آپ نے بھی اس کی راہ میں اس کی رضا کی خاطر اسی طرح کھلے دل سے خرچ کیا۔

آپ میں عجب و ریا نام تک کو نہ تھا۔ آپ ہمیشہ نگاہیں نیچی رکھتے۔ الگ تھلگ اور گوشۂ تنہائی میں رہنا پسند کرتے۔ نمایاں ہونے سے کوسوں دور بھاگتے۔ سٹیج کا ٹکٹ آپ کو جلسہ پر دیا جاتا۔ لیکن آپ بالعموم عوام میں بیٹھے رہتے گویا آپ کی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی آئینہ دار تھی۔ ع

مالی و دنیا کم کفالی کسالی

خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی بے حد عزت فرماتے اور دوسرے احباب کو بھی ان کی زیادہ سے زیادہ عزت کی تلقین فرماتے۔ آپ فرماتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہم سب پر اتنے احسانات ہیں کہ ہم ساری عمر اس خاندان کی خدمت کرتے رہیں تو بھی ان کا اترنا ممکن نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی بڑی محبت سے کرتے اور فرماتے کہ جس محبت اور پیار سے آپ کی تعلیم و تربیت حضور رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ اس کی مثالیں دنیا میں بہت کم ملیں گی۔ فرماتے جب میں پڑھتے پڑھتے تھک جاتا تو آپ فرماتے عبد الرحیم لیٹ جاؤ اب میں پڑھتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے وقت آپ کے توکل کے متعدد واقعات سنا کر ہمیں نصیحت فرمایا کرتے کہ ایسا تعلق خدا سے پیدا کرو تو تب ہی زندگی کا لطف آتا ہے۔ آپ کا اپنا توکل کا مقام بھی بہت بلند تھا۔ آپ کی ضروریات کا انتظام بھی کئی دفعہ معجزانہ طور پر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ دھرم سالہ قادیان اور ربوہ کے مکانات کی تعمیر اس کی واضح مثالیں ہیں۔

قادیان میں آکر بھی درس و تدریس کا سلسلہ آپ نے جاری رکھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ نے آپ سے احادیث کی کتب طب اور فارسی پڑھی۔ اور خاکسار کو بھی آپ سے قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ!

قادیان اور درویشان قادیان کی یاد آپ کو برابر تڑپاتی رہی جس کا اظہار آپ قادیان سے جانے والے ہر درویش سے فرماتے اور درویشان کے لئے دعا فرماتے رہتے۔

حضرت بھائی جی ان بلند پایہ بزرگان میں سے تھے کہ جن کو نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام بننے کا بھی شرف حاصل ہوا۔

آخر میں میں تمام نوجوان بھائیوں کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس خلا کو جو ان بزرگان کے یکے بعد دیگرے انتقال کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے پورا کرنے کا۔ اسلام کے تمام احکام پر پورے طور پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور نوافل و عبادت الٰہی و خدمت خلق کے ذریعہ تعلق باللہ قائم کر کے کوشش کریں کہ جس کے لئے مخدومی المکرم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی نے اپنے نوٹ مندرجہ الفضل میں ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین (بدر قادیان)

مجلس انصار اللہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ قرارداد پاس ہوئی۔

ہم ممبران مجلس انصار اللہ قادیان حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم۔ بھائی عبد الرحیم صاحب مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اللّٰھم آمین۔ نیز دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی چوہدری عبد الغنی صاحب فوڈ انسپکٹر دو ہفتہ سے شدید بخار اور بے خوابی سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد المجید انور۔ انپور

(۲) محمد اسمٰعیل صاحب پسر مہر الدین صاحب مرحوم صحابی بعارضہ درد گردہ تقریباً ۹ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد حیات از بیداد پورہ شیخوپورہ

(۳) عزیز ریاض عزیز ابھی تک سخت لاغر اور کمزور ہے اور تشویش دور نہیں ہوئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی
دانش ڈیلر مریدکے

قربانیوں کی دوسری فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

ذیل میں ان قربانیوں کی دوسری فہرست درج کی جاتی ہے جن کی رقوم سابقہ فہرست کے بعد دفتر میں موصول ہوئیں۔ ان سب قربانیوں کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جیسا کہ قربانی کے لفظ میں ارشاد پایا جاتا ہے۔ ان قربانیوں کو ان دوستوں کے لئے خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنائے۔

جیسا کہ پہلی فہرست کے ضمن میں لکھا گیا تھا عید الاضحیٰ کی قربانی کا اصل وقت تو عید کا دن اور اس کے بعد کے دو دن ہیں۔ مگر کسی مجبوری اور معذوری صورت میں جس کی تشریح سابقہ نوٹ میں کی جا چکی ہے۔ ماہ ذوالحجہ کے اختتام تک قربانی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے جن دوستوں کی رقوم بعد میں پہنچی ہیں۔ ان کی طرف سے بھی قربانی کرا دی گئی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد از ربوہ ۲۲/۷

نمبر	نام		رقم
(۱)	بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	(قربانی)	۵۰/-
(۲)	چوہدری نذیر احمد صاحب و میاں عالم دین صاحب منڈی بہاء الدین گجرات	//	۵۰/-
(۳)	صوبیدار عبد الستار صاحب لاہور کینٹ	//	۳۰/-
(۴)	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب۔ کراچی	//	۲۵/-
(۵)	خواجہ عبد الواحد صاحب گوجر خان۔ راولپنڈی ۔	//	۴۰/-
(۶)	بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کراچی	//	۳۰/-
(۷)	پروفیسر خوند عبد القادر صاحب۔ ایم۔اے۔ ملتان شہر	//	۲۵/-
(۸)	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ	//	۲۵/-
(۹)	رشیدہ احمد صاحب۔ رشید بوٹ ہاؤس گول بازار ربوہ	//	۲۵/-
(۱۰)	میجر بشیر احمد صاحب پراچہ معرفت مجیرہ بس سروس سرگودھا	//	۵۰/-
(۱۱)	عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ربوہ	//	۲۵/-
(۱۲)	امۃ الشافی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ہاشم خانصاحب درانی ربوہ	//	۲۵/-
(۱۳)	ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب پنجاب ڈینٹل ہسپتال۔ لاہور	//	۲۵/-
(۱۴)	والدہ صاحبہ // //	//	۲۵/-
(۱۵)	اہلیہ صاحبہ // //	//	۲۵/-
(۱۶)	محمد فضل حق صاحب بذریعہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب	//	۲۵/-
(۱۷)	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ۔ حال جرمنی	//	۲۵/-
(۱۸)	میاں محمد یوسف خانصاحب ماڈل ٹاؤن۔ لاہور	//	۲۵/-
(۱۹)	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈی۔ ایم۔ او۔ کراچی	//	۲۵/-
(۲۰)	شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان	//	۲۵/-
(۲۱)	مبارکہ بانو نیر صاحبہ۔ کراچی ۔	//	۲۵/-
(۲۲)	بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی	//	۲۵/-
(۲۳)	مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ	//	۲۵/-
(۲۴)	لیڈی ڈاکٹر امۃ الحمید صاحبہ مفتی کوہ نور مل لائلپور	//	۳۰/-
(۲۵)	محمد عثمان صاحب اسسٹنٹ واصلباقی نویس کچہری۔ قصور	//	۲۵/-
(۲۶)	مسز ممتاز حنیف صاحب بہاولپور	//	۲۵/-
(۲۷)	شریف احمد صاحب کانپوری۔ کراچی	//	۲۵/-
(۲۸)	سید محمد احمد صاحب ماڑی پور کراچی	//	۲۵/-
(۲۹)	کرنل ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب منوڑا کراچی ۔	//	۲۵/-
(۳۰)	محترمہ بیگم عباس صاحب منوڑا کراچی ۔	//	۲۵/-
(۳۱)	چوہدری عبد اللہ خانصاحب۔ کراچی	//	۵۰/-
(۳۲)	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ (ضلع گوجرانوالہ)	//	۳۵/-
(۳۳)	مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم	(قربانی)	۲۵/-

درخواست۔ میرے والد محترم میاں چراغ الدین صاحب دار الرحمت ربوہ میں دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز میرے بھائی قادر بخش جو دار الانوار میں بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کے لئے دعائے صحت فرمائیں عبد الغنی کارکن دفتر الفضل ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سترھواں

سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کو الفضل اور خالد کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہوگی۔ کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک امور قائدین خدام الاحمدیہ کی اطلاع اور تعمیل کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ قائدین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں مقررہ وقت کے اندر اندر معین اور مفصل اطلاع دیں گے

۱۔ تجاویز برائے شوریٰ

امسال بھی حسب سابق شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جو مجالس شوریٰ میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں وہ اپنی تجویز اپنے اجلاس عامہ میں پیش کریں اور جن تجاویز کو اکثریت مرکز میں بھیجنے کی منظوری دے۔ اس کو معین الفاظ میں تحریر کر کے مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۵۷ء تک بھجوا دیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی تجاویز پر عام حالات میں غور نہیں ہوگا سوائے نائب صدر صاحب کی خاص منظوری کے۔ تجاویز بھجواتے وقت اس کا خاص طور پر ذکر کیا جائے کہ اجلاس عامہ نے اس کی منظوری دی ہے اور تجاویز علیحدہ کاغذ پر بھجوائی جائیں۔ کسی رپورٹ کے ساتھ نہ ہوں۔

۲۔ نمائندگان

شوریٰ کی کارروائی میں صرف مجالس اپنے نمائندگان کے ذریعہ حصہ لے سکتی ہیں ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے جس کی اطلاع یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء تک مرکز میں آجانی ضروری ہے۔

یہ امر ملحوظ رہے کہ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کی کسی مجلس کو اجازت ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے قائد مقامی خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکے تو وہ اپنی جگہ کسی اور کو نامزد نہیں کر سکتا۔ پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

۳۔ اجتماع میں شمولیت

... کی کوشش کرنی چاہئے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی اراکین خدام الاحمدیہ میں تحریک کریں کہ وہ اجتماع میں شریک ہوں۔ چونکہ مرکز نے تعداد افراد کے لحاظ سے اپنے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس کی طرف سے یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء تک ایسے خدام کی تعداد سے مرکز میں اطلاع آجانی ضروری ہے جو اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں تا انتظامات اس اندازے کے مطابق کئے جائیں۔

۴۔ چندہ اجتماع

مرکزی انتظامات ابھی سے شروع کئے جا چکے ہیں۔ مگر ان کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں اور ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتی رہیں۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہر رکن کے لئے شرح کے مطابق چندہ اجتماع کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ بعض خدام یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چونکہ وہ اجتماع میں شامل نہیں ہو رہے اس لئے چندہ اجتماع کی ادائیگی

(باقی صفحہ ۸ پر)

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۱۵ ؍ کراچی میں مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی نے میرے لڑکے عزیزم عبد الرحمٰن کا عزیزہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم میاں نور الدین صاحب ساکن کراچی سے مبلغ ۴۵۰/- روپے حق مہر پر نکاح پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں ماسٹر کرم الدین گنج مغلپورہ۔ لاہور

(۲) چوہدری محمد اسمٰعیل خانصاحب پسر چوہدری بوٹے خانصاحب کا ٹھ گڑھی مرحوم کا نکاح رمضان بی بی بنت ماسٹر عبد العزیز خانصاحب ریٹائرڈ مدرس موضع گگی ضلع جھنگ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر پر صوفی عبد الرحمٰن صاحب نے مورخہ ۱۷ ؍ جولائی ۱۹۵۷ء کو موضع گگی نو میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

(چوہدری محمد سلیم ناصر۔ سانگھڑ سندھ)

گندم کا ناجائز ذخیرہ رکھنے والوں کو حکومت کی طرف سے انتباہ

لاہور ' ۲۳ رجولائی ، حکومتِ مغربی پاکستان کی جانب سے واضح کیا گیا ہے کہ جو لوگ صرف اس انتظار میں گندم کا ذخیرہ کر رہے ہیں کہ حکومت گندم کے نقل و حمل کی پابندیاں اٹھا دیگی تو وہ ذخیرہ کی ہوئی گندم کی بدولت بہت سا فائدہ اٹھا لیں گے حکومت ان کی ان امیدوں کو ناکام بنا دینے کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گی

ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مال تیار کرنے والوں اور تاجروں میں ان دنوں گندم کا ذخیرہ اس امید میں کرنے کا رجحان عام ہو رہا ہے کہ حکومت گندم کے نقل و حمل کی پابندی ہٹالے گی، اور انہیں ذخیرہ کئے ہوئے اناج کی قیمت خاصی زائد مل جائے گی۔ حکومت واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ گندم کی سرکاری خریداری کی مہم جاری رہے گی، اور نقل و حمل کی پابندیاں سارا سال رہیں گی،

مقبوضہ کشمیر کے وزرا کو خطرہ

سیالکوٹ ۲۳ رجولائی مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ بخشی غلام محمد کی نیشنل کانفرنس کے دو دھڑوں کے درمیان اختلافات بہت سخت ہوگئے ہیں اور اس کشیدگی کے باعث لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرنے لگے ہیں۔ یہ احساس عام لوگوں کے علاوہ خود کابینہ کے ارکان کے دلوں میں بھی موجود ہے بخشی اور دوسرے سارے وزیروں نے پولیس کی گاردیں پھر رکھنی شروع کر دی ہیں۔ حالانکہ انہوں نے بھارتی حکومت کی ہدایات پر پولیس کے محافظ دستوں کو ہٹا دیا تھا۔

ڈیڑھ ہزار حاجی آج کراچی پہنچیں گے

کراچی - ۲۳ رجولائی "سفینۂ عرب" ڈیڑھ ہزار کے قریب پاکستانی حاجیوں کو لے کر بروز منگل صبح سات بجے کراچی پہنچ رہا ہے اس جہاز میں سابق پنجاب کے تین سو حاجی سفر کر رہے ہیں دوسرے حاجیوں کی علاقہ وار تعداد یہ ہے۔ کراچی ۲۶۴ سابق سندھ ۲۰۰ ، سابق سرحد ۷۵ اور کوئٹہ ۷۵۔

انجمنوں کی فہرست

لاہور۔ ۲۳ رجولائی ۔ محکمہ تعلقاتِ عامہ مغربی پاکستان حوالہ جات کے لئے ان تمام ایسوسی ایشنوں تنظیموں اور سیاسی اور مجلسی انجمنوں کی ایک جامع فہرست مرتب کر رہا ہے جو مغربی پاکستان میں کام کر رہی ہیں اس لئے صوبہ کی تمام ایسوسی ایشنوں اور تنظیموں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اغراض و مقاصد تم

دیہی زرعی زمین کی الاٹمنٹ

لاہور - ۲۳ رجولائی صوبائی حکومت کے ایک پریس نوٹ میں اس سابقہ اعلان کا اعادہ کیا گیا ہے کہ بھارت کے غیر مطے شدہ علاقوں میں دیہی زرعی اراضی چھوڑ کر آنے والے مہاجر دعویداروں کو عبوری دور میں سہولت پہنچانے کی غرض سے متروکہ دیہی زرعی اراضی الاٹ کی جائے گی۔ یہ الاٹمنٹ دعاوی کی آخری تصدیق ہونے تک خالص عارضی بنیادوں پر کی جائے گی۔ اور محدود پیمانے پر ہو گی۔

جو دعویدار اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ پہلے اس ضلع کے ڈپٹی کلیمز کمشنر یا کلیمز افسر سے، جہاں انہوں نے اپنے دعاوی رجسٹر کرا رکھے ہیں؛ اس امر کا ایک سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ کہ انہوں نے گوشوارہ نمبر ۵ کے تحت دعاوی رجسٹر کرا لئے ہیں۔ اس سرٹیفکیٹ کے ساتھ ایک درخواست آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی (سنٹرل ریکارڈ آفس) ریونیو بورڈ مغربی پاکستان لاہور کے پتہ پر ارسال کی جائے درخواستیں زیادہ سے زیادہ ۳۱ راگست تک موصوف کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

"حفاظتی کونسل میں ویٹو استعمال ہونے پر مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا"

78

وزیر اعظم حسین شہید سہروردی کا اعلان

سکرامنٹو (کیلیفورنیا) ۲۳ رجولائی ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں کشمیر کے سلسلے میں ویٹو استعمال کر کے تصفیے میں رکاوٹ پیدا کی گئی تو پاکستان اس مسئلے کو جنرل اسمبلی میں لے جائے گا۔

مسٹر سہروردی نے کہا کہ پاکستان کو اقوامِ متحدہ کی طاقت پر بھروسہ ہے اور اقوامِ متحدہ کے ٹھوس اقدام کے بعد بھارت کے لئے رائے شماری سے انکار ممکن نہیں رہے گا۔

مسٹر سہروردی نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان اس موقف پر قائم ہے۔ کہ اہل کشمیر کو فیصلہ کرنے کا موقع ضرور ملنا چاہیئے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا بھارت میں۔ بھارت اہل کشمیر کو یہ موقع نہیں دینا چاہتا۔ اور اس نے ریاست جموں و کشمیر کے بڑے علاقے پر جارحانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ مسٹر سہروردی نے کہا پاکستان کو اقوام متحدہ کے اختیار اور قوت پر اعتماد ہے۔ اور وہ اس عالمی تنظیم کا دامن تھامے رکھے گا۔ کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں مختلف ممالک کے آپس کے تنازعے پُر امن طریق سے طے پا جاتے ہیں۔ یہ ادارہ بڑے ممالک کے خلاف چھوٹے ممالک کا اصل حامی ہے۔

کمیونسٹ چین میں سیلاب کی تباہ کاریاں

ہانگ کانگ - ۲۳ رجولائی، کمیونسٹ چین کے صوبہ شان ٹنگ اور کیانگ سو میں شدید سیلاب کی وجہ سے اب تک پانچ سو ساٹھ اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اس وقت کئی ہزار دیہات سیلاب سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور پچاس ہزار اشخاص مصیبت زدگان کو سیلاب سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۴ اور دیگر متعلقہ مواد ڈپٹی ڈائرکٹر (ریفرینس اور ریسرچ) محکمہ تعلقاتِ عامہ مغربی پاکستان ۲۱ - ایبٹ روڈ لاہور کو ارسال کر دیں۔

سہروردی نے کینیڈا جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا

(بقیہ صفحہ اوّل)

چنانچہ اس پروگرام کے ماتحت مسٹر سہروردی اب نیویارک سے کینیڈا جانے کی بجائے لنڈن سے ہوتے ہوئے اردن آئیں گے کل مسٹر سہروردی اپنے امریکہ کے دورہ کے سلسلہ میں نیویارک پہنچے - جہاں ہوائی اڈہ نیویارک کے میئر مسٹر رابرٹ واگنر نے ان کا استقبال کیا - مسٹر سہروردی آج نیویارک کے شہری علاقہ کا معائنہ کریں گے - اور کل اقوام متحدہ کے مرکزی دفاتر کو دیکھنے کے علاوہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ہیمر شولڈ سے گفتگو کریں گے - اس دن آپ اقوام متحدہ کے اخباری نمائندوں سے بھی خطاب کریں گے - اقوام متحدہ کے مستقل نمائندے کل آپ کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کر رہے ہیں - کل نیویارک میں وزیر اعظم نے موٹر سازی کا ایک کارخانہ بھی دیکھا - مسٹر سہروردی نے کینیڈا [illegible]

مظفر آباد ۲۴ جولائی نیشنل اسمبلی کے صدر الحاج عبدالوہاب خان نے مظفر آباد (آزاد کشمیر) ہسپتال کا معائنہ کیا - آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے ان کے اعزاز میں دعوت دی - الحاج عبدالوہاب کل مظفر آباد سے پشاور روانہ ہو گئے

نہری پانی کا تنازعہ

پاکستان نے عالمی بنک کی نئی تجاویز اصولاً تسلیم کر لیں

کراچی ۲۴ جولائی - باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الیف نے بھارت اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کا جھگڑا طے کرانے کے لئے نیا طریقہ متعین کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے - پاکستان اسے اصولی طور پر تسلیم کر لینے کے لئے رضامند ہو گیا ہے اور واشنگٹن میں مقیم پاکستانی نمائندے کو ہدایات بھیج دی گئی ہیں کہ وہ اس مسئلہ کے حل کی نئی تجویز کو اصولاً تسلیم کر لے -

مسٹر الیف نے نہری پانی کے متعلق ایک بین الاقوامی معاہدہ طے کرنے کے لئے اساس کے طور پر چند تجاویز پیش کی ہیں - جن کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان نہری پانی کے تنازعہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی -

عالمی بنک نے فروری ۱۹۵۴ء میں جو تجویز پیش کی تھی کہ ایک ایسا منصوبہ تیار کیا جا سکتا ہے جس کے تحت مغربی دریاؤں سے پانی کی بہم رسانی جاری رہے گی اور پاکستان کی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی - پاکستان نے اس تجویز کو اصولی طور پر تسلیم کر لیا تھا -

اس کے بعد بنک کے زیر اہتمام اس پر جو غور و خوض ہوتا رہا اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ پاکستان کے مغربی دریاؤں میں پانی ضرورت کے مطابق نہیں آتا - اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تین طریقوں کی تجویز پیش کی گئی - ایک یہ کہ بہت بڑا ذخیرہ تیار کر کے پانی اس سے مہیا کیا جائے - دوسرے یہ کہ پاکستان کو مشرقی دریاؤں سے پانی برابر ملتا رہے [illegible] تیسرا یہ کہ پانی کے ذخیرہ اور مشرقی دریاؤں سے بہم رسانی کے دونوں انتظامات پر عمل کیا جائے - پچھلے سال بنک کی تجاویز میں ان [illegible]

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(بقیہ صفحہ)

ان کے لئے ضروری نہیں ہے - یہ خیال درست نہیں چندہ اجتماع کی ادائیگی ہر رکن کے لئے ضروری ہے اور اس کی شرح حسب ذیل ہے -

-/۷۵ روپے تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے ایک روپیہ -

-/۷۶ سے ۱۵۰ روپے تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے ڈیڑھ روپیہ -

-/۱۵۰ سے دو سو روپیہ تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے دو روپیہ -

-/۲۰۰ روپے سے زائد آمد رکھنے والے ہر خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ زائد

اس ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ اگر سالانہ اجتماع کے پروگرام سے متعلق کوئی خاص امر کسی کے ذہن میں آئے تو وہ مشورۃً ۳۱ اگست ۱۹۵۷ء سے قبل معین طور پر مرکز میں لکھ کر بھجوا دے یا سالانہ اجتماع کے انتظامات کے بارہ میں اگر کوئی مناسب تجویز کوئی رکن بھجوانا چاہیں تو وہ بھی ۳۱ اگست ۱۹۵۷ء تک بھجوا دیں

قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ الفضل [illegible]

* امور کے پیش نظر ضروری تبدیلیاں کر دی گئی تھیں - اس کے بعد پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کی حکومتیں ان پر غور کر رہی ہیں

* اور رسالہ خالد کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں اور ان میں شائع شدہ امور کی طرف فوری اور خاص توجہ دیں - کیونکہ اجتماع سے متعلق ہدایات ان دونوں پرچوں پر شائع ہوں گی -

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷